بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

حکمت قرآن کے گزشتہ شمارے کے انہی صفحات میں مرکزی انجمن کے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد کے ۴/اگست کے خطاب جمعہ کے حوالے سے نظریہ پاکستان کی جڑ کاٹنے کی اس سازش کا ذکر تھا جس کا علم کچھ سیکولر مزاج دانشوروں نے گزشتہ چند ماہ سے بڑے اہتمام سے بلند کر رکھا تھا۔ یہ دانشور حضرات حقائق کو توڑ مروڑ کر یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ قائد اعظم پاکستان کو ایک سیکولر نیشن سٹیٹ بنانا چاہتے تھے' ایک مثالی اسلامی ریاست بنانا ان کے پیش نظر نہیں تھا ــــ !!! اسی حوالے سے گزشتہ دنوں راقم السطور نے "ندائے خلافت" کے لئے جو مختصر تحریر سپرد قلم کی تھی' ذیل میں قارئین "حکمت قرآن" کی نذر ہے :

"مقام حسرت ہے کہ اسلام کے نام پر بننے والے دنیا کے واحد اسلامی ملک کا طبقہ' دانشوران آج اس دو قومی نظریئے کی نفی کے درپے ہے جو اس ملک کے لئے بنیاد و اساس اور واحد وجہ جواز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ طبقہ تحریک پاکستان میں اسلامی عنصر کی موجودگی اور اثر انگیزی کا بھی انکاری ہے۔ مزید ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران طبقے کے بعض ذمہ دار حضرات کی زبان سے جھڑنے والے غیر محتاط اور گمراہ کن بیانات ہی سے شہ پا کر ہمارا سیکولر طبقہ' جو شاید موروثی طور پر اپنے مسلمان ہونے پر بھی دل ہی دل میں خفت محسوس کر رہا ہے' حقائق کی تکذیب اور دین کی تضحیک پر کمربستہ ہے اور اپنے زبان و قلم کا سارا زور یہ ثابت کرنے پر صرف کر رہا ہے کہ قائد اعظم پاکستان کو اسلامی ریاست نہیں بلکہ ایک سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے تھے۔ "حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں!!"

یہ نام نہاد دانشور جو ہلدی کی ایک گانٹھ ملنے پر بزعم خویش پنساری بن بیٹھے ہیں' اپنی جھولی میں قائد اعظم کا ایک جملہ لئے پھرتے ہیں جو ۱۱/اگست ۴۷ء کا ہے۔ ان کی کل پونجی اور کل سرمایہ حیات قائد اعظم کا بس یہی ایک جملہ ہے۔ قائد اعظم کے وہ سینکڑوں بیانات جن میں صراحت کے ساتھ پاکستان کو نمونے کی اسلامی ریاست بنانے کا ذکر ملتا ہے' ان کے نزدیک پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتے ــــ ان حضرات کی اس سیکولر سوچ نے انہیں اس درجے متعصب اور کوتاہ چشم بنا دیا ہے کہ وہ اس اہم حقیقت کو فراموش کئے دے رہے ہیں کہ اگر ان کے موقف کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس کی زد براہ راست قائد اعظم کے

(باقی اندرونی ٹائٹل 'صفحہ ۳ پر)